مسائل و احکام

مولانا عبدالرحمن کیلانی

قسط (۱)

تجارت اور سودا بازی

ارشادِ خداوندی ہے:

"یا ایھا الذین آمنوا لا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم"

"اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ۔ مگر یہ کہ باہمی رضامندی سے تمہارا کوئی سودا طے پا جائے۔"

زیرِ نظر مضمون میں باطل کی تشریح از روئے احادیث درج کی جائے گی اور بتلایا جائیگا کہ کس کس قسم کے سودے صحیح اور جائز ہیں اور کون کون سے غلط اور باطل!

(۱) سودا فسخ کرنے کا اختیار (خیارِ بیع):

سودا طے ہو جانے کے بعد بھی جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں، ان میں سے کسی ایک کو بیع فسخ کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔

"عن ابن عمر، قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: المتبایعان کل واحد منہما بالخیار علی صاحبہ ما لم یتفرقا الا بیع الخیار" (متفق علیہ)

"حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا" بیچنے والا اور خریدنے والا، دونوں سودے کو پورا کرنے کا یا فسخ کرنے کا اس وقت تک اختیار رکھتے ہیں جب تک وہ جدا نہ ہوں۔ سوائے بیع خیار کے (جس میں معین وقت کے اندر اندر چیز واپس کرنے کی شرط ہوتی ہے۔"

ہمارے ہاں یہ غلط دستور چل نکلا ہے کہ ایک دفعہ کسی کے منہ سے بات نکل گئی اور فوراً ہی اسے

غلطی کا احساس ہو گیا، لیکن دوسرا فریق اسے دبا لیتا ہے۔ اور اگر وہ بات نہ مانے تو دوسروں سے دباؤ ڈلواتا ہے اور اسے مجبور کر دیتا ہے کہ وہ اپنے منہ سے نکلی ہوئی بات کا پہرہ دے خواہ اس میں اس بیچارے کو کتنا ہی نقصان اٹھانا پڑے۔ یہ بات سراسر غلط ہے اور ایسی سودا بازی ناجائز ہے۔ اس حدیث کی رو سے بھی اور آیت کی رو سے بھی کہ یہ "عن تراض منکم" کے حکم سے خارج ہے۔ درج ذیل حدیث اس کی مزید وضاحت کرتی ہے:

"عن ابی ھریرۃ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتفرقن اثنان الا عن تراض" (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دونوں (بائع اور مشتری) اس حال میں جدا نہ ہوں کہ وہ آپس میں خوش نہ ہوں"

لہٰذا سودا طے ہو چکنے کے بعد بھی اگر کسی فریق کی طبیعت پر ناپسندیدگی کا بار ہو تو ایسی بیع جائز اور درست نہ ہوگی۔ وہ اسے جدا ہونے سے پیشتر فسخ کرنے کا پورا اختیار رکھتا ہے۔ ہاں جدا ہونے کے بعد بیع پکی ہو جاتی ہے۔

۲۔ بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے تو:

بائع کی بات کا لحاظ کیا جائیگا اور اسے معتبر سمجھا جائیگا۔ اور مشتری کو اختیار ہے کہ وہ سودا بحال رہنے دے یا فسخ کر دے۔ حدیث ملاحظہ ہو:

"عن ابن مسعود، قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یقول اذا اختلف البیعان ولیس بینھما بینۃ فالقول ما یقول رب السلعۃ او یتتارکان" (رواہ الخمسۃ وصححہ الحاکم)

"ابن مسعودؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے میں نے سنا، جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے اور ان کے درمیان کوئی شہادت یا ثبوت بھی نہ ہو تو بات اس شخص کی معتبر ہوگی جو مال کا مالک ہے۔ یا پھر وہ سودا چھوڑ دیں" (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی نے اسے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا ہے)

ترمذی کی دوسری حدیث یوں ہے:

"عن عبد اللہ ابن مسعود، قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذا اختلف البیعان فالقول قول البائع والمبتاع بالخیار"

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے تو بائع کی بات معتبر سمجھی جائیگی اور مشتری صاحب اختیار ہے (چاہے وہ سودا کرے یا چھوڑ دے)"

۳ - اگر فریقین میں سے کوئی ایک سودا مکمل ہو جانے کے بعد جھگڑا پیدا کرنے کی کوشش کرے تو وہ اللہ کے نزدیک مبغوض ہے:

"عن عائشۃ قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم" (متفق علیہ)

"حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہے"

لین دین کے معاملات، کاروبار تجارت اور شراکت وغیرہ میں بسا اوقات جھگڑے بھی اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ تجارت میں اگر لین دین درست نہ ہو تو بعد میں جھگڑالو آدمی خواہ مخواہ جھگڑے کی کوئی شق پیدا کر کے فائدہ اٹھا جاتے ہیں۔

ایسے جھگڑالو آدمی کو پنجابی زبان میں "رٹے خور" کہتے ہیں بلکہ "الدّ الخصام" کا صحیح مفہوم ہی یہ پنجابی لفظ "رٹے خور" ادا کر سکتا ہے۔ اور عام کہاوت ہے کہ "رٹہ کا میدان کبھی خالی نہیں گیا"۔ ہمارے معاشرہ میں ایسے لوگوں کا ایک گروہ پیدا ہو چکا ہے۔ یہ لوگ عموماً تیز طرار، زبان آور ہوتے ہیں اور اپنی زبان آوری کی بنا پر ناحق کو حق ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور دوسرے فریق کو، جو فی الواقع حق پر ہوتا ہے، دبا جاتے ہیں اور اس سے کچھ نہ کچھ وصول کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور اگر معاملہ عدالت یا مصالحت کنندوں تک بھی جائے تو بھی جیت انہی کی ہوتی ہے۔

ایسے ہی ایک جھگڑا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی پیش ہوا۔ فریقین میں سے ایک اسی قسم کا جھگڑالو اور زبان آور تھا۔ آپؐ نے اس کی باتوں سے متاثر ہو کر فیصلہ تو اس کے حق میں کر دیا مگر آپؐ کو خود اس فیصلہ پر اطمینان نہیں تھا۔ آپؐ نے فرمایا، "تم میں سے بعض لوگ میرے پاس آتے ہیں جو اپنی زبان آوری کی وجہ سے حق ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھو، اگر کسی نے اپنے بھائی کا حق کھایا تو وہ جہنم کی آگ کھائیگا" یعنی وہ یہ مت سمجھیں کہ حضورؐ نے ان کے حق میں اگر فیصلہ کر دیا ہے تو اب ناحق مال بھی ان کیلئے حق ہو گیا ہے۔

یہ طبقہ لوگوں کو پریشان کرنے کیلئے ڈھنگ بھی بخوبی جانتا ہے۔ پولیس اور عدالتوں میں ان کی آمد و رفت

اکثر رہتی ہے ، رشوت دینا دلانا خوب جانتے ہیں ۔ ان لوگوں کا موقف یہ ہوتا ہے کہ کسی بھی چیز پر جس میں ان کا خواہ مطلق حق نہ ہو ، اپنے حقوقِ ملکیت کا جھوٹا دعویٰ کر دیتے ہیں ۔ اب مدعا علیہ پر ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اس پر اپنا حق بھی ثابت کریں اور مدعی کو بھی جھوٹا ثابت کریں ۔ بعض اوقات مدعی طبقہ عدالت سے (STAY ORDER) بھی لے آتا ہے ۔ اس صورت میں مدعا علیہ اور بھی زیادہ پریشان ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ اس سے اس کا کام کاج بھی متاثر ہوتا ہے ۔ ہمارے ہاں بدقسمتی سے عدالتی نظام بھی ایسا ہی ہے جس میں دیوانی مقدمات تو درکنار ، فوجی مقدمات بھی سارا سال چلتے رہتے ہیں اور فیصلہ ہونے میں نہیں آتا ۔ ان مصائب سے مجبور ہو کر مدعا علیہ مدعی سے سمجھوتہ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور مدعی اس سے حسبِ منشا حقوق یا نقد وصول کر پاتے ہیں ۔ عدالتوں اور تھانوں میں شرفاء کو گھسیٹنا اسی طبقہ کا مرہونِ منت ہے ۔ اس قسم کے لوگ اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ ترین ہیں ۔ ان ہی لوگوں کے متعلق قرآن میں ارشاد ہوتا ہے :

" وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ "

" اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کی بات چیت آپ کو اس دنیوی زندگی میں بڑی اچھی لگتی ہے اور جو کچھ اس کے دل میں ہوتا ہے (جھوٹ اور ناحق) اس پر وہ اللہ کو گواہ بھی کرتا ہے ۔ حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے ۔ "

ان لوگوں کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو کوئی بھی حق بات تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے ۔ بس اپنی ضد پر اڑنا جانتے ہیں یا دوسروں کو تکلیف پہنچانا ۔ یہ ان کی خود غرضی کی انتہا ہے اور وہ اس طرح زیادہ سے زیادہ مفاد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ لہٰذا لین دین کرتے وقت یا کاروبار کرتے وقت ایسے لوگوں سے بچنا ہی بہتر ہے ۔

۴ ۔ جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنا اور پرایا مال ناحق بٹورنا :

" عن ابی امامۃ ، قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتطع حق امرئ مسلم بیمینہ فقد اوجب اللہ النار وحرم اللہ علیہ الجنۃ ، فقال لہ رجل : وان کان شیئا یسیرا یا رسول اللہ ؟ قال وان کان قضیبا من اراک " (مسلم)

" ابو امامہؓ سے روایت ہے ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، جو شخص قسم کھا کر کسی مسلم آدمی کا حق مار لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے دوزخ واجب اور جنت حرام قرار دے دیتا ہے

ایک آدمی نے پوچھا اگرچہ یہ حق تلفی بالکل معمولی قسم کی ہو؟ فرمایا، اگرچہ وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو!"

ایک دفعہ یوں ارشاد فرمایا:

"عن ابی ذر، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم "ثلثة لا یکلمهم اللہ یوم القیامة ولا ینظر الیهم ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم" قال ابو ذر: خابوا وخسروا من هم یارسول اللہ؟ قال المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف الکاذب"

(رواہ مسلم)

"حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام کریگا، نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا" حضرت ابوذرؓ نے کہا، ایسے لوگ نامراد ہوئے اور انہوں نے خسارہ اٹھایا، اے اللہ کے رسول وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا، پائنچے ٹخنے سے نیچے رکھنے والا، احسان دھرنے والا اور اپنے مالِ تجارت کا جھوٹی قسم سے رواج دینے والا۔"

"عن قیس بن ابی عرزة، قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یا معشر التجار ان البیع تحضره اللغو والحلف فشوبوه بالصدقة" (ابوداؤد، ترمذی ابن ماجہ)

"قیس بن ابی عرزہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہِ تاجران! سودا بازی میں بہت سی بیہودہ باتیں اور جھوٹی قسمیں شامل ہو جاتی ہیں۔ بس تم خرید وفروخت کے ساتھ صدقہ بھی ملا لیا کرو۔"

۵۔ ماپ تول میں کمی:

سودا طے ہو جانے کے بعد ماپ تول میں کمی بیشی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ اسی گناہ کے سبب سابقہ امتوں میں سے کئی امتوں پر قہرِ الٰہی نازل ہوا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان" (الرحمٰن)

انصاف کے ساتھ وزن پورا کرو اور تول میں کمی نہ کرو۔"

دوسری جگہ فرمایا:

"ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون ○ واذا کالوهم او

وَزَنُوهُم يُخْسِرُونَ ۔"

" ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے جہنم ہے ۔ جب وہ لوگوں سے ماپ لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں اور جب انہیں دیتے ہیں تو ماپ تول میں کمی کر دیتے ہیں ۔"

آیتِ بالا کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ کسی کو اس کے حق سے نہ کم دینا چاہیئے نہ خود اپنے حق سے زیادہ لینا چاہیئے ۔ یہ صورت صرف ناپ تول تک محدود نہیں ہے بلکہ جہاں کہیں بھی کسی کا حق تلف کیا جائے گا وہ اسی ضمن میں آئے گا ۔ مثلاً ایک آدمی مزدور سے کام لیتا ہے اور اس کو طے شدہ اجرت نہیں دیتا اس سے کم دیتا ہے یا لیت ولعل کرتا یا تنگ کر کے دیتا ہے تو یہ بھی بڑا ظلم ہے ۔ اسی طرح مزدور جو اجرت تو پوری وصول کرتا ہے لیکن کام پورا نہیں کرتا یا ٹھیک طرح سے نہیں کرتا اس کے لئے بھی یہی حکم ہے ۔

کبھی وقت تھا کہ جب مزدور ٹھیک کام کر کے دیتا تو اسے ہمیشہ مالک کی طرف سے شکایت ہوتی کہ وہ اجرت پوری نہیں دیتا یا دیر سے یا تنگ کر کے دیتا ہے ۔ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا :

"اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ ۔"

کہ" مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو ۔"

اور ایک دوسری حدیث میں یوں ہے کہ" اللہ رب العزت فرماتے ہیں ، میں قیامت کے دن ایسے شخص سے کلام نہ کروں گا اور نہ اسے پاک کروں گا جو مزدور سے کام تو پورا لیتا ہے مگر اجرت نہیں دیتا ۔"

لیکن آج کے دور میں ہر مزدور اور ہر ملازم اپنے اپنے کام کا چور بن چکا ہے ۔ اجرت پوری وصول کرتا ہے مگر کام نیک نیتی سے نہیں کرتا ، اور کام اگر کرتا ہے تو ٹھیک نہیں کرتا ۔ اور اگر اجرت پر لگائیں تو کام کم کرے گا ۔ دفتروں کے ملازم کام چور ہیں نہ پورا وقت دیتے ہیں نہ دیانتداری سے کام کرتے ہیں اور ساتھ ہی بہت خوش ، فخریہ طور پر کہتے ہیں کہ دفتر میں عیش ہی عیش ہے ، اپنی مرضی سے جتنا چاہا کام کیا ، کوئی پوچھنے والا نہیں ، انہیں کیا معلوم کہ یہ عیش اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنا بڑا ظلم ہے ــــــ جب وہ ایک طے شدہ معاہدے کے تحت تنخواہ پوری وصول کر لیتے ہیں تو پھر یہ عیش انتہا درجہ کی بد دیانتی ہے ۔

افسوس کہ یہ کام چوری ملازمین اور مزدوروں تک محدود نہیں ، معاشرہ کا تقریباً ہر محنت کرنے والا اس لعنت میں گرفتار ہے ۔ اِلّا ما شاء اللہ !

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتباہ :

"عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحاب الکیل والمیزان "انکم ولیتم امرین ھلکت فیھم الامم السابقۃ قبلکم۔" (ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماپنے اور تولنے والے لوگوں سے فرمایا: "بلاشبہ تم دو ایسے کاموں کے والی بنائے گئے ہو کہ تم سے پہلے کئی قومیں اسی جرم کی پاداش میں ہلاک ہوئیں۔"

یہ دو کام کونسے ہیں؟ ——— ماپ میں اور تول میں کمی بیشی!

۵ : ماپ تول کے پیمانے :

اکثر حکومتیں یہ ذمہ داری اپنے سر لیتی ہیں کہ ملک میں مروجہ ماپ تول اور لمبائی کے پیمانوں کی جانچ پڑتال کے معیاری پیمانے اپنے ہاں محفوظ رکھتی ہیں - اگر یہ تحفظ نہ کیا جائے تو ماپ تول میں کمی بیشی کرنے والے بہت سی حدود پھلانگ جائیں - اسی احتیاط کی خاطر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

"عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال: المکیال مکیال اھل المدینۃ والمیزان میزان اھل مکۃ۔" (ابوداؤد والنسائی)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (تمام ملک میں) ماپ کا پیمانہ تو مدینہ والوں کا معتبر سمجھا جائیگا اور تول کا پیمانہ مکہ والوں کا معتبر سمجھا جائیگا۔"

۶ - مسروقہ مال اور مالک :

مسروقہ مال کی خرید و فروخت قطعاً حرام ہے، ارشادِ نبوی ہے :

"عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، قال: من وجد عین مالہٖ عند رجل، فھو احق بہٖ ویتبع البیع من باعہ۔" (احمد، ابوداؤد، النسائی)

حضرت سمرۃؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنا مال بعینہٖ کسی دوسرے کے پاس پالیا تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے اور مسروقہ مال خریدنے والا اس شخص کو ڈھونڈے جس نے اس کو یہ مال بیچا تھا۔"

معلوم ہؤا کہ جو دکاندار مسروقہ مال اونے پونے میں خرید لیتے ہیں اور انہیں اصل حقیقت کا علم ہوتا ہے، شرعی نقطۂ نظر سے (ارتکاب گناہ کے علاوہ) رقم ادا کر دینے کے باوجود ان کا اس مال پہ کچھ حق نہیں ہوتا۔ اگر صاحب مال کو معلوم ہو جائے کہ اس کا مال فلاں شخص کے پاس ہے تو وہ بلا روک ٹوک اٹھا لے جا سکتا ہے۔ رہی مشتری دکاندار کی وہ رقم جو وہ چور کو ادا کر چکا ہے تو اس کی یہی صورت ہے کہ وہ چور کو تلاش کر کے اس سے اپنی رقم واپس لے ورنہ اس کی رقم ضائع ہو گی۔

ترجمان کی ایجنسیاں

- ملک اینڈ سنز نیوز ایجنٹ بک سیلرز، ریلوے روڈ سیالکوٹ۔
- میسرز خلیق نیوز ایجنسی، موڑ ایمن آباد۔ ضلع گوجرانوالہ۔
- محمد سعید صاحب ایجنسی کھجور مارکہ صابن، بازار ناندلیانوالہ ضلع لائلپور۔
- حاجی ملک محمد ابراہیم صاحب دکاندار مین بازار ٹیکسلا، تحصیل وضلع راولپنڈی۔
- مولانا محمد عبداللہ صاحب، خطیب جامع اہلحدیث، صدر، راولپنڈی۔
- کتب خانہ وہابیہ، ۳۰۔ النور مارکیٹ، اردو بازار گوجرانوالہ۔
- منشا بک سٹال بالمقابل ریلوے سٹیشن گوجرانوالہ ٹاؤن۔
- خواجہ نیوز ایجنسی لودھراں، ضلع ملتان۔
- حافظ عبدالحق صاحب معرفت مولوی علی احمد صاحب کریانہ سٹور، تحصیل بازار، بہاولنگر
- مرکز ادب حسین آگاہی، ملتان شہر۔
- محمد ابراہیم صاحب نیوز ایجنٹ، عباس سائیکل ورکس، بلاک نمبر ۱۹، سرگودھا۔
- مولانا محمد اسماعیل صاحب خادم مسجد امین پور بازار، لائلپور۔
- میاں عبدالرحمان حماد صاحب خطیب جامع مسجد اہل حدیث، قبولہ ضلع ساہیوال۔
- محمود برادرز کریانہ مرچنٹس، چمن بازار، ہارون آباد، ضلع بہاولنگر۔